© rasailojaraid.com

نظرات

یہ خداوند تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے کہ اس بار پاکستان میں انتخابات پُرامن طریقے سے ختم ہو گئے ہیں۔ ہندوستان کے ممتاز شہریوں جن میں ٹیلی ویژن، و اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ مختلف پارٹیوں کے سرکردہ سیاسی لیڈر شامل ہیں نے انتخابات کے موقع پر اپنے قیام پاکستان کے دوران میں خصوصیت سے یہ بات نوٹ کی کہ پاکستان قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے موقع پر نہ صرف وہاں امن و امان کی فضا قائم رہی بلکہ انتخابات بھی منصفانہ اور انتہائی غیر جانبدارانہ طریقہ سے ہوئے گو ہر جگہ فوج کی موجودگی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ہر طرح مستعد و چوکس تھی۔ سابق وزیر خارجہ بھارت سرکار مسٹر آئی کے گجرال اور ممتاز صحافی جناب کلدیپ نیر نے اس بات کے لئے پاکستانی عوام کی ستائش و تحسین بھی کی ہے۔

ابتک پاکستان میں جو بھی انتخابات ہوئے اس میں تشدد اور بدامنی کا دور دورہ زیادہ دکھائی دیتا تھا غنیمت ہے کہ اس مرتبہ پاکستان کے عوام نے امن و امان کی فضا قائم رکھی۔ مگر اس سے یہ اندازہ نہیں قائم کیا جا سکتا ہے کہ اب پاکستان کے خمیر سے تشدد و بدامنی جیسی مہلک برائی ختم ہو گئی ہے۔ وہاں بدامنی اور تشدد کے بغیر اکتوبر ۱۹۹۳ء کا انتخاب ہو گیا تو اس پر پاکستانی سیاست و حالات پر نگاہ دور رس رکھنے والے کو حیرت و استعجاب ہی ہے۔ شاید اس کی وجہ فوج کا غیر معمولی سخت انتظام و نگرانی ہو۔ بہرحال جو بھی صورتحال ہے امن و امان کے ساتھ پاکستان میں انتخابات ہو جائیں تو اس سے اس کے پڑوسی ملک ہندوستان کو مسرت ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ مسرت اس وقت دوگنی و چارگنی بلکہ ہزار گنی بڑھ جائے گی جب پاکستان اپنے چھوٹے بھائی ہندوستان کے ساتھ بھی امن و امان کے ساتھ رہنے کی بات سیکھے۔ پنجاب و کشمیر میں ... تشدد اور دہشت پسندی کے واقعات پر ہندوستان کے تمام قومی اخبارات کے علاوہ ہندوستان کے عمومی اعتدال پسند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے سخت احتجاج کیا ہے اور پاکستان حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان میں بدامنی کے لئے اپنی ناپاک حرکات سے باز آجائے۔ مگر اس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ہے حکومت پاکستان کو یہ بات اچھی طرح یاد رکرنی ہی ہوگی کہ وہ اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو خوشگوار بنا کر ہی اپنی ترقی کرسکتا ہے نہ کہ وہ دوسرے کسی ملک کے اشارے و شہ پر اپنے پڑوسی ملک میں بدامنی و تشدد کو اکسا کر کوئی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ اس سے تو وہ خود کسی دن تباہی و بربادی کے غار میں ہی جاگرے گا۔

بابری مسجد کی مسماری کے پاداش میں ملک کی چار صوبائی بھاجپا حکومتوں کو مرکزی حکومت نے برخاست کیا تھا وہاں ماہ نومبر ۹۳ء میں انتخابات کا اعلان ہوچکا ہے اور اس کے ساتھ ہی دہلی میں بھی اسمبلی کی تشکیل کے بعد پہلی مرتبہ اسمبلی کا انتخاب نومبر میں ہی ہو رہا ہے۔

پاکستان کی قومی و صوبائی اسمبلی انتخاب میں مذہبی جماعتوں کو جسطرح شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے کیا ہندوستان کے چاروں صوبوں کی اسمبلیوں اور دہلی اسمبلی کے انتخاب میں مذہب و جاتی واد کی نام لیوا جماعتوں کو کتنی کامیابی اور کتنی ناکامی سے ہمکنار ہونا پڑے گا اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ ابھی تو الیکشن مہم شروع ہوئی کانگریس نے سیکولرزم کی بقا ر و تحفظ کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے اور وہ اسی بات کے اردگرد اپنی الیکشن مہم چلائے ہوئے ہے۔ جبکہ اس کی مدمقابل جماعتیں بھارتیہ جنتا پارٹی تو دھرم کی سیاست ہی کی طرف گھومتی دکھائی دے رہی ہے اس کے ایک اہم لیڈر جناب اٹل بہاری باجپئی جو ۶ر دسمبر ۹۲ء کو بابری مسجد کی شہادت پر تڑپ اٹھے تھے اور اس کی مسماری کو نیشنل ٹریجڈی تک کہنے پر مجبور ہوگئے تھے اب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اسمبلی انتخابات ہمارے ۶ر دسمبر ۹۲ء کے اقدام پر مہر تصدیق ثبت کریں گے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر بھاجپا یہ انتخابات جیت گئی تو پھر انھیں یہ کہنے میں قطعاً تامل نہ ہوگا کہ ۶ر دسمبر ۹۲ء کو بابری مسجد کی مسماری کرکے ہم نے ملک کے مفاد کا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اور اگر بھاجپا کو اس انتخاب میں شکست فاش ہوئی تو پھر ہماری ان سے صرف اتنی ہی گزارش ہے کہ وہ تمام انسانیت کے آگے شرمسار ہوں

© rasailojaraid.com